بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵ ۔

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✻ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

نمبر ۱۸۹	۱۳ اگست ۱۹۴۳ء	۱۱ شعبان ۱۳۶۲ھ	۱۳ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش	جلد ۳۱

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۲ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح دس بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کے گلے کی تکلیف میں پہلے سے افاقہ ہے۔ عام طبیعت بفضل خدا اچھی ہے الحمد للہ۔ سیدہ ام طاہر کی طبیعت اب بفضل خدا اچھی ہے۔

قادیان ۱۲ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر، کان اور آنکھ میں سخت درد کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین کی طبیعت ابھی بہت خراب ہے۔ منہ میں چھالے ہیں۔ بدن پر ورم نیز بے چینی بھی ہے۔ احباب ممدوحہ کی صحت کیلئے دعا کریں۔ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت و تالیف و تصنیف چند یوم کی رخصت لیکر کلکتہ تشریف لے گئے ہیں۔ انکی جگہ حضرت میر محمد اسحٰق

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۱ شعبان ۱۳۶۲ھ

اسلامی قبرستان میں دفن ہونیکا حق

یہ خبر اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ کہ حال میں شیموگہ (ریاست میسور) میں بعض لوگوں کو اس وجہ سے سزا ہوئی ہے۔ کہ انہوں نے ایک احمدی خاتون کی وفات پر اس کے دفن کئے جانے میں رکاوٹ کی تھی۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے معاصر مسلمان لاہور نے "مسلمانوں کے قبرستان اور قادیانی" کے عنوان سے ایک شذرہ میں لکھا ہے۔ کہ "قادیانی جب دوسرے مسلمانوں کو مسلمان تسلیم ہی نہیں کرتے۔ تو اُن کے قبرستانوں سے بھی ان کو تعلق نہیں رکھنا چاہیئے۔ اسی طرح مسلمان جو قادیانیوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ان کو بھی چاہیئے۔ کہ اپنے مردے قادیانیوں کے قبرستان میں دفن نہ کریں"۔ معلوم نہیں یہ لوگ جان بوجھ کر ایسی حقیقت سے دور بائیں کیوں کرتے ہیں۔ اور اسیات کو کیوں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کا کونسا ایسا فرقہ ہے۔ جو دوسرے کو مسلمان سمجھتا ہو۔ پھر اگر اس طرح ایک دوسرے کو برملا کافر کہنے کے باوجود شیعہ اور سُنی۔ حنفی اور وہابی ایک قبرستان میں دفن ہو سکتے ہیں۔ تو کسی احمدی کے دفن ہونے پر یہ سوال اٹھانے والے دیانتداری کے ساتھ یہ دعویٰ کس طرح کر سکتے ہیں کہ "ہم اس قسم کے معاملات میں تعصب و تنگ نظری سے کام لینے کے عادی نہیں ہیں"۔ اگر قبرستان میں دفن ہونے کے حق کا فیصلہ اس بناء پر کیا جانے لگا۔ کہ کون کسے مسلمان سمجھتا ہے اور کسے کافر قرار دیتا ہے۔ تو پھر غالباً ہر مسلمان کے لئے قبر کی جگہ دوسرے سے الگ تجویز کرنی پڑے گی۔

معاصر مسلمان نے اس شذرہ میں جماعت احمدیہ کی تعداد چند ہزار بیان کی ہے۔ اگر یہ بیان واقعی ناواقفیت کی وجہ سے ہے۔ تو معاصر موصوف کو آئندہ کے لئے یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کی تعداد چند ہزار نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے کئی لاکھ ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ کا قرآن کریم میں ذکر

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَہُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىۃِ وَمَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ (فتح ع)

ان آیات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتوں کا ذکر ہے۔ پہلی بعثت مع صحابہ کا اشداء علی الکفار۔ رحماء بینہم رکعا۔ سجدا۔ یبتغون فضلاً من اللہ ورضوانا اور فی وجوھہم من اثر السجود کے الفاظ سے ان کا نقشہ پیش کیا ہے۔ اور فرمایا ذالک مثلھم فی التوراۃ اور ساتھ ہی فرمایا ومثلھم فی الانجیل۔ کزرع اخرج شطاہ۔ یعنی انجیل میں بھی ایک گروہ کی تمثیل بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ گروہ ایک کھیتی کی طرح ہے۔ جو انگوری نکالے۔ پھر اسکو مضبوط کرے۔ پھر اس کو موٹا کرے۔ پھر وہ اپنے تنے پر کھڑی ہو جائے۔ جس کو دیکھ کر خدا تعالیٰ اور اس کے انبیاء و خلفاء مسرت حاصل کرتے ہیں۔ اور دشمن حد سے زیادہ جلتا ہے۔ دونو مثالوں کی تفصیل میں بہت بڑا فرق ہے۔ یہ دونوں کیفیتیں ایک ہی گروہ پر صادق نہیں آسکتیں حقیقت یہی ہے۔ کہ اسلام کی ترقی مؤخر الذکر مثال کی طرح نہیں ہوئی۔ صرف ۱۲ سال بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ اور گردو نواح میں اقتدار حاصل ہونا شروع ہو گیا۔ قوموں کی ترقی میں بارہ سال بلکہ ۵۰ سال بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ تو اس بارہ سال کے قلیل عرصہ کو دیکھ کر یہ کہنا کہ اسلام کی ترقی آہستہ آہستہ ہوئی کم فہمی ہے۔ رسول کریم صلعم کے زمانہ میں اسلام بے نظیر طور پر سرعت سے پھیلا۔ اور نہایت ہی قلیل زمانہ ما قبل غلبہ کو ترقی کے آہستہ آہستہ ہونے کی دلیل ٹھہرانا غلط ہے۔ کیونکہ اگر پہلے دن سے ہی غلبہ حاصل ہو جاتا۔ تو دوسرے الفاظ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پہلے دن سے ہی ایک جتھہ موجود تھا۔ جو انبیاء کی سنت کے خلاف ہے۔ پھر اس صورت میں غلبہ کا کوئی معجزانہ رنگ نہ ہوتا۔ اور نہ آج ہم اس غلبہ کو فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کر سکتے۔ کیونکہ جتھہ پہلے ہی موجود ہونے کی صورت میں غلبہ کی موجودہ شان و شوکت نہ رہتی۔ بہرحال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانۂ بعثت مثلھم فی الانجیل کزرع اخرج شطأہ کا مصداق نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ جو جمالی رنگ میں ہے۔ اس کی ترقی اس مثال کے مطابق ہونی تھی یعنی اس قدر آہستہ آہستہ کہ دشمن کو

ہندوستان کے بعض حصّوں میں خوفناک قحط

بنگال میں غلہ کی نایابی اور گرانی کے باعث لوگوں پر جو گذر رہی ہے۔ اس کا اندازہ پولیس کمشنر کلکتہ کے اس اعلان سے کیا جا سکتا ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ لاشوں کو اٹھانے کے لئے ایک سٹاف بھرتی کیا جا رہا ہے۔ جو انہیں بند گاڑیوں میں بازاروں سے اٹھوا کر قبرستانوں اور مرگھٹوں میں پہنچائیگا۔ دو فرقہ وار مجالس کو بھی اس غرض سے ایک ایک لاری مہیا کی گئی ہے۔ شہر کی اس حالت پر صوبہ کے دُور افتادہ حصّوں کی حالت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ مرکزی اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ وہ اس حالت کا مقابلہ کرنیکی کوشش کر رہی ہے۔ ایسٹ انڈیا ریلوے کے راستہ ۹۰ - اور بنگال نارتھ ویسٹرن ریلوے سے ایک سَو ویگن غلہ روزانہ بھیجا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ کراچی سے سٹیمروں میں بھی غلہ بھیجا جا رہا ہے۔ بمبئی میں بھی

نمایاں طور پر ترقی محسوس بھی نہ ہو۔ جلال کے اثرات زیادہ نمایاں ہوتے ہیں بہ نسبت جمال کے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ اول کی مثال میں اخلاق وروحانی افعال واعمال کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ آپ کے ذریعہ ان کا قیام ہونا تھا۔ اس لئے ان کا ذکر لازمی تھا۔ مگر دوسرے دور کی مثال میں اخلاق کا ذکر نہیں بلکہ صرف ترقی کی طرز بتائی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ دوسرے دور میں نئے اخلاق نہیں۔ بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم والے اخلاق ہی ظاہر ہونے تھے۔ اور ان کا احیاء ہو کر دوبارہ روح پھونکی جانی تھی۔ اس لئے ان کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ ان کے احیاء اور ان کے دین دنیا میں پھیل جانے کا ذکر کرنے پر اکتفا کیا۔ مثال اول میں صرف اعمال و افعال حسنہ کا ذکر ہے۔ ترقی کا صریحاً ذکر نہیں بلکہ تراحم کے لفظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔ کہ اسے مخالف وموافق تو دیکھتا ہے۔ کہ ان لوگوں میں یہ یہ صفات ہیں۔ دنیا کا ہر فرد تراھم میں مخاطب ہے۔ اس مخاطب کی ضمیر سے اس طرف اشارہ ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام نہ صرف ظاہری غلبہ پاکر دنیا میں مشہور ہونگے بلکہ ان کے اخلاق سے مخالف وموافق مرعوب ہوں گے۔ اور ان کا مشاہدہ کریں گے حتیٰ کہ ان کو خوبیوں کا اعتراف کرنا پڑیگا۔ تبھی اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تو دیکھتا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ "تو دیکھ سکتا ہے"۔ مگر دوسرے دور کے متعلق فرمایا کزرع اخرج شطأہ (یعنی کھیتی انگوری نکالے) یہ حالت نہایت عجز وانکساری اور حلم کی ہوتی ہے۔ گویا یہ حالت متحداً کی ہے۔ یعنی کلی طور پر خدا تعالےٰ کے رحم پر ہونا۔ دوسری صفت یہ بیان فرمائی کہ فآزرہ پھر اس کو مضبوط کردے یعنی پودے کو اپنے آپ پر کچھ بھروسہ کرنے کی ہمت ہو جاتی ہے۔ مگر کلی نہیں۔ یہ رکعاً کی حالت ہے۔ تیسری صفت فاستغلظ بیان کی ہے۔ یعنی قوی مددگار اہل ہونا اپنے پر سہارا لینے کی قوت کا پیدا ہو جانا یہ رحماء بینھم کی حالت ہے۔ چوتھی صفت فاستویٰ علیٰ سوقہٖ ہے۔ یعنی اپنے تنے پر کھڑا ہو جانے کا ذکر کیا ہے۔ یہ اشداء علی الکفار کی حالت کا نمونہ ہے۔ درخت اپنے تنے پر کھڑے ہو کر مخالف وتند باد کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور درخت کے جھکانے کی بجائے باد صرصر مجبور ہوتی ہے۔ کہ اپنے اجزا کو منتشر کرکے اور اپنا رخ بدل کر ادھر سے ادھر گزر جائے۔

اس جگہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کیوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دونوں بعثتوں کی ترقیاں مختلف طرز پر بیان کی ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ اسلام چونکہ کامل مذہب ہے۔ اس کا بانی کامل ہے۔ اس کے علوم کامل ہیں۔ اس کے اصول کامل ہیں۔ اور اجراء ونفاذ قیامت تک ہونا ہے۔ اس لئے خدا نے چاہا۔ کہ اسلام کی ترقی کا نمونہ ہر ممکن طریق سے ہر رنگ میں دنیا کے سامنے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی پر دشمن اعتراض کرتا ہے۔ کہ آپ کو مادی قوت حاصل ہوگئی تھی۔ تبھی اسلام پھیلا۔ ورنہ اسلام دنیا میں کبھی نہ پھیلتا۔ صداقت پر یہ اعتراض خدا تعالےٰ کو منظور نہیں۔ سو اس نے مقدر کر دیا۔ کہ ایک زمانہ میں ایسا بھی دکھا دیگا۔ کہ جب اسلام کا دوبارہ احیاء کیا جائے گا۔ تو اس وقت مادی قوت کا ذریعہ بالکل مفقود ہوگا۔ اسلام پھیلیگا۔ مگر عجز سے۔ اسلام پھولے گا مگر انکسار سے۔ اسلام ترقی کرے گا۔ مگر کمزوری کی حالت میں۔ اسلام غالب آئے گا۔ مگر ظاہراً بے کسی کے آثار لے کر۔ سو اس نے یہ نظارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر دنیا کو دکھا دیا۔ اسلام غیر حکومتوں کے نیچے ہے مگر اسلام بڑھ رہا ہے۔ یورپ ذہنی طور پر مغلوب ہو رہا مگر اسلام کے اصولوں کو اپنا رہا ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ خاکسار محمود احمد

خدائی جبر

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اپنی پیدائش - زمانہ - اور نسب
اِک عجب عالم نظر آیا یہاں
زندگی۔ استاد۔ ہمصحبت۔ عزیز
سرگزشتِ ماز دستِ خود نوشت
مِل گیا تقدیر سے خیر القرون
تھے مسیحِ وقت کے زیرِ نظر
عمر بھر دیکھا کئے حق کے نشاں
دو خلیفہ۔ جیسے سورج اور چاند
تربیت - تعلیم اور ماحول سب
از کرم اپنی عطا کردی۔ ورنہ من
حسن کی اپنے دکھا دی اِک جھلک
طائرِ دل تیرِ مژگاں کا شکار
جود و احساں نے ترے گھائل کیا
جس کو تو ہی خود نہ چھوڑے وہ بھلا

دلبرِ من تیرے ہی ہاتھوں سے تھے
قادیاں - دہلی سے جب ہم آگئے
دین و دنیا اور وطن سب تھے نئے
جو ہو خوشخط۔ کس طرح بدخط لکھے؟
اہلِ جنت سے علائق ہو گئے
حضرتِ مہدیؑ کے قدموں میں پلے
اہلِ باطن کی مجالس میں رہے
یک نبی بہتر زمانہ و خادمے
بے عمل یہ فضل تو نے کر دیئے
"ہیچو خاکم۔ بلکہ زاں ہم کمترے"
"دل دواں ہر لحظہ در کوئے کسے"
"سوختہ جانے ز عشقِ دلبرے"
وصل کے آ نیلگے یہم مزے
تیرے قابو سے نکل کیونکر سکے؟

"جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار"
"مو کشانم مے برد زور آورے"

ستیارتھ پرکاش کے متعلق آریوں کی ایک دلیل کا جواب

اخبار بین اصحاب کو معلوم ہے۔ کہ ان اخبارات میں ستیارتھ پرکاش کی ضبطی یا مصالحت سے دلآزار حصول کے حذف کئے جانے کا بہت چرچا ہے۔ اس موقعہ پر آریہ سماجی اخبارات نے جو رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ بالکل انوکھا ہے۔ روزنامہ پرکاش لکھتا ہے۔

"ہماری بھی یہ قطعی رائے ہے کہ کسی مذہبی کتاب پر پبلک بحث نہیں ہونی چاہیئے اس سے عوام کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے اور وہ مشتعل ہوتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش بھی یقیناً مذہبی کتاب ہے" (۸ جولائی سنہ ۴۳ء)

ستیارتھ پرکاش کے متعلق آریہ سماج یہ نہیں کہہ سکتی۔ کہ وہ ایشور کا الہامی کلام ہے الہام تو ان کے نزدیک چاروں ویدوں پر ختم ہے۔ اس بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں کہ ستیارتھ پرکاش کا کیا درجہ ہونا چاہیئے۔ لیکن جو دلیل اوپر کی سطور میں دی گئی ہے وہ یقیناً آریہ سماج کے رویہ کے خلاف ہے ستیارتھ پرکاش میں سوامی دیانند صاحب نے مسلمہ الہامی کتابوں پر شدید اور دلآزار نکتہ چینی کی ہے۔ اگر یہ درست ہے۔ کہ مذہبی کتابوں پر پبلک بحث نہیں ہونی چاہیئے۔ اس سے عوام کے جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ اور وہ مشتعل ہوتے ہیں۔ تو یقیناً یہی کافی دلیل ہے کہ ستیارتھ پرکاش کا وہ حصہ پبلک میں نہیں آنا چاہیئے۔ جو عوام کے جذبات کو مشتعل کرنے والا ہے۔ آخر مذہب کے نام پر بھی تو عوام کی دلآزاری کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس جگہ اگر یہ سوال ہو۔ کہ آیا ستیارتھ پرکاش واقعی دلآزار ہے یا نہیں تو اس کے جواب کے

آپ جب کبھی بٹالہ تشریف لائیں
تو
ہمارا اسٹور روم
ملاحظہ فرمایئے
آپکو سارے ہندوستان کی اچھی اچھی کتابیں یہاں سے مل جائیں گی۔ ہمارا اسٹور روم تیلی دروازہ سے باہر ہے منیجر نظامیہ بکڈپو بٹالہ (پنجاب)

کونین ٹکیاں ٹیبلٹس - ملیریا کیلئے بہترین دوا
ملنے کا پتہ - کونین سٹور قادیان

لئے "پربھات" کے مذکورہ بالا مقالہ افتتاحیہ کے مندرجہ ذیل الفاظ ہی کافی ہیں:-

"ناظرین پربھات کو یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ مختلف مذاہب کے اشخاص مختلف موقعوں پر ستیارتھ پرکاش کے خلاف ایجی ٹیشن کرتے رہے۔ ان میں مسلمان مولوی بھی شامل ہیں۔ سناتنی خیالات رکھنے والے ہندو بھی اور سکھ بھی" (۸ رجولائی)

مختلف مذاہب کے اشخاص کا اس امر پر اتفاق بتلاتا ہے کہ ستیارتھ پرکاش واقعی دلآزار ہے اور اگر کسی صوبہ کی گورنمنٹ آریوں کے شور و شر سے ڈر کر اس کتاب کی ضبطی کا اقدام نہیں کرنا چاہتی تو خود آریوں کو اس کی دلآزاری کا ازالہ کرنا چاہیئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ جس طرح آریہ سماجی ستیارتھ پرکاش کے بچاؤ کے لئے ایجی ٹیشن کی دھمکی سے حکومت کو مرعوب کرتے ہیں۔ مختلف مذاہب کے لوگ بھی متحد ہو کر اسی ہتھیار کو استعمال کریں۔ یا خود آریوں سے الجھ جائیں۔ اور اس طرح ملک کی فضا مکدّر ہو۔ اس لئے صحیح مشورہ یہی ہے کہ آریہ سماج کو خود اس کتاب سے ان الفاظ و کلمات کو حذف کر دینا چاہیئے جن کا مقصد بجز دیگر مذاہب کی دلآزاری کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

تحریک جدید کے چندہ میں سستی کے معنے یہ ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے!

فرمایا "میں جماعت کے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس بات کو ہمیشہ مد نظر رکھیں کہ تحریک جدید کے چندے طوعی ہیں۔ اس لئے ان کو پورا کرنے کیلئے پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر انہیں اس قربانی کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالےٰ نے ان کی پہلی قربانیوں کو بھی قبول نہیں کیا۔ ورنہ آج ان سے سستی سرزد نہ ہوتی۔ سستی کے معنے ہی یہ ہیں کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے۔ پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ دوست سستی اور غفلت کو ترک کر دیں۔ کیونکہ اس سے ان کی پہلے سالوں کی قربانیاں بھی ضائع ہو جائینگی"

تحریک جدید کے وہ مجاہد جنہوں نے غفلت سے اب تک چندہ سال نہم ادا نہیں کیا اور ۳۱ اگست کی تاریخ بھی آ رہی ہے۔ وہ حضور کا ارشاد بالا پڑھ کر پہلا کام یہ کریں کہ سال نہم کا چندہ پڑھتے ہی ارسال فرما دیں۔ تا ۳۱ اگست گذر نہ جائے۔ اور وہ جو کہتے تھے کہ اس سال کا چندہ اس سال کے آخر میں ادا کریں گے۔ وہ بھی ہوشیار ہو جائیں۔ سال کا آخر قریب آ گیا۔ وہ بھی ایسا ماحول پیدا کریں۔ جس کے نتیجہ میں سال نہم کا چندہ آخری سال کی آخری تاریخ آنے سے پہلے ادا کر سکیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

قومی زندگی کی حقیقی روح

اسلام اسلئے بھی عالمگیر مذہب ہے کہ یہ اپنے ماننے والوں کے اندر قومی زندگی کا جذبہ پیدا کر کے اسی کو حقیقی زندگی قرار دیتا ہے۔ مومن صرف اپنی ذات کیلئے ترقی نہیں کرتا۔ بلکہ گرد و پیش کے دوسرے لوگوں کا بھی خیال رکھتا ہے۔ اگر ہماری جماعت میں سے افلاس دور ہو جائے۔ اگر ہم جماعت کے غریب طبقہ کا پورا خیال رکھیں "اگر ہم مصیبت زدوں کی مدد کریں۔ یتامیٰ کا خیال رکھیں۔ مسکینوں کی مدد کریں۔ بھوکوں کو کھانا کھلائیں۔ بیکاروں کو کام پر لگوانے کی کوشش کریں۔ معذوروں کا ہر طرح خیال رکھیں۔ تو یہی مخلوق کی خدمت اور ہماری قومی زندگی ہے۔ اور اس قومی زندگی کا پیدا ہو جانا حقیقی زندگی ہے۔

(مہتمم خدمت خلق خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایثار و قربانی اور بخل شکنی کا بے نظیر مرقع!

"تحفہ" "کتاب"

ارمغان جواہرات اور زبان خلق

قیمت فی جلد ۳ روپے محصول ڈاک ۸ر مختصر الفاظ میں ریویو کیلئے اخبار الفضل ۱۲ مئی صفحہ ۵

(۱) اسمیں ایسے نسخے درج ہیں جنکی شہرت ہے اور جن کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کافی رقم کمائی گئی جناب شفاء الملک حکیم محمد حسن صاحب قریشی لاہور (۲) جو کہ نہایت اچھی مفید اور مجربات پر ہے۔ شفاء الملک جناب حکیم دلبر حسن خانصاحب بھٹی طبیب اعظم دہلی (۳) اپنے واقعات بہت کشادہ دلی اور ایثار نفسی سے کام لیا ہے۔ ارمغان جواہرات کی تالیف سے نیک نیتی ایثار اور بخل شکنی کی ایک لائق تحسین مثال قائم کر دی گئی ہے۔ حکیم محمد ظفر الدین صاحب ناصر ایڈیٹر رسالہ حیدرآباد دکن (۵) کتاب واقعی لاجواب اور اسم بامسمٰی ہے۔ جناب نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے۔ حکیم سید محمد عتیق القادر صاحب میونسپل کمشنر و ایڈیٹر رسالہ مسیحائے زماں لاہور (۵) اس بینظیر نسخہ میں دریائے بیکراں کو کوزہ میں بند کر دیا گیا ہے اور اسمیں ایثار و قربانی اور بخل شکنی کا بین ثبوت دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس قسم کے نسخہ جات جو اشتہاری اور اسرار صدری کہلانے کے مستحق ہیں بہت کم شائع کئے جاتے ہیں بلکہ یہ فیاضانہ ہمت و جرأت مبدء فیض کی جانب سے حکیم صاحب موصوف کو ہی ودیعت ہوئی ہے۔ کاغذ پر رکھ دیا ہے کلیجہ نکال کے۔ حکیم سید عبدالسلام صاحب روز ساہا ضلع انبالہ (۶) واقعی آپکی کتاب ایک جواہرات کا خزانہ ہے۔ سید عبدالرسول صاحب احمدی مدراس (۷) خزائن حکمت و گنجینۂ جواہرات کا اس نسخۂ نادرہ میں انکشاف کر کے گنج جواہرات کو لٹا دیا ہے۔ حکیم شیخ کرامت علی (۸) واقعی لاجواب تحفہ ہے اور اسم بامسمیٰ ہے جس کا ایک ایک نسخہ لاکھ لاکھ روپے کا ہے۔ حکیم عبداللطیف پسرور (۹) واقعی آپنے ہرکس و ناکس کیلئے دریا دلی سے کام لیا ہے اور آپکی کتاب بیشک لولو اور مرجان ہے۔ حکیم عبدالعزیز و عبدالمجید حسین آباد تانی ملتان (۱۰) ایک نایاب تحفہ ہے نیز فن کی بیش بہا خدمت ہے۔ حکیم محمد فیض بخش چھاورہاں سرگودھا (۱۱) بہت مفید کتاب ہے۔ مجرب نسخہ جات کا مجموعہ ہے جو بہت بزرگ طبیبوں کی آزمودہ دواخانوں کے تجارتی نسخے ہیں۔ حکیم مولوی ابو محمد عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کھیوا باجوہ (۱۲) واقعی جس محنت عرق ریزی اور جانکاہی سے مؤلف نے نادر نسخہ جات بہم پہنچائے ہیں انکی داد نہ دینا ظلم عظیم ہے۔ عدیم النظیر ایثار اور بخل شکنی کی ایک زندہ مثال ہے۔ جہانتک میرا علم ہے اپنی طرز کی پہلی جامع اور مبسوط تصنیف ہے۔ چوہدری خورشید احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی میکلوڈ روڈ لاہور (۱۳) واقعی یہ ایثار و قربانی اور بخل شکنی کا ایک بینظیر مرقع ہے۔ جو ہر طبیب اور غیر طبیب کیلئے یکساں طور پر مفید ہے۔ حکیم محمد حسین صاحب چک ۱۸۶ گ۔ ب۔ لائلپور

ضمانت نامہ ہر ایک کتاب کے ہمراہ ہوگا۔ رعایت صرف پہلے ایک سو خریداروں کو پیشگی قیمت بھیجکر طلب کرنے یا اکٹھی دو کتابیں منگوانے پر موازی ۴ر کے محصول ڈاک معاف۔ اشتہار کے لئے اخبار الفضل ۳۰ جولائی صفحہ ۵ ملاحظہ ہو۔

ملنے کا پتہ:- حکیم محمد یعقوب شمیم قریشی ڈھوڈہ براستہ قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ پنجاب

تریاق کبیر

اسم بامسمےٰ تریاق ہے کھانسی نزلہ۔ دردسر۔ ہیضہ۔ بچھو اور سانپ کے کاٹے کے لئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی ۲ روپے بارہ آنے۔ درمیانی شیشی ۱؎ چھوٹی شیشی ۹ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

سرسبز و تر کی طرح ہر ایک فریفتہ ہو رہا ہے

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست۔ توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے۔ بدہضمی۔ دانت نکلنے کی تکلیف۔ بے چینی۔ لاغری۔ قے۔ دست۔ پیچش۔ کھانسی۔ سوکھا۔ بخار۔ قبض۔ نیند نہ آنا۔ کمی خون وغیرہ کو دور کر کے وزن کو بھی بفضل خدا بڑھاتا ہے۔ ڈیڑھ ماہ کی عمر سے لیکر تین چار سال تک متواتر استعمال کراتے رہیں۔ گرائپ واٹر اور دیگر تمام ایجادوں سے بڑھ کر ثابت نہ ہو تو ہم ذمہ دار۔ شیشی دو اونس آٹھ آنہ۔ چار اونس ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ

شفاخانہ رفیق حیات متصل مسجد مبارک قادیان پنجاب

دواخانہ فیض عام یونانی عقب مسجد دار الفتوح قادیان دارالامان

اس دواخانہ میں ہر قسم کی مرکب ادویہ ملتی ہیں۔ ادویات کشتہ جات ہر قسم نہایت سستی بکثرت موجود ہیں۔ اور مرہم ہائے داد۔ چنبل۔ رسولی۔ پھوڑا ہر قسم۔ نیز علاج ہر مرض کا نہایت کوشش اور محنت سے کیا جاتا ہے۔ حکیم عبدالرحیم مالک دواخانہ فیض عام قادیان دارالامان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

ذیل کے اصحاب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے دست مبارک پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

۷۸۹۔ بختاور بی بی صاحبہ جالندھر	۸۰۲۔ رشیدہ بیگم صاحبہ سیالکوٹ	۸۱۷۔ خیر الدین صاحب گورداسپور
۷۹۰۔ عبد الحمید صاحب "	۸۰۳۔ محمد صدیق صاحب سرگودھا	۸۱۸۔ غلام محمد صاحب "
۷۹۱۔ نور محمد صاحب "	۸۰۴۔ بشیر احمد صاحب "	۸۱۹۔ سراج دین صاحب "
۷۹۲۔ زینب بی بی صاحبہ "	۸۰۵۔ عائشہ صاحبہ گورداسپور	۸۲۰۔ صابراں بی بی صاحبہ "
۷۹۳۔ اصغر صاحب گورداسپور	۸۰۶۔ خدا یار صاحب گجرات	۸۲۱۔ اسمٰعیل صاحب "
۷۹۴۔ اللہ دتا صاحب امرتسر	۸۰۷۔ نعیمہ بیگم صاحبہ سرگودھا	۸۲۲۔ محمد طفیل صاحب "
۷۹۵۔ بانو صاحبہ "	۸۰۸۔ بی بی بیگم صاحبہ "	۸۲۳۔ مبارک علی صاحب "
۷۹۶۔ نذیر عالم صاحب قریشی گورداسپور	۸۰۹۔ عطاء اللہ صاحب "	۸۲۴۔ فضل بی بی صاحبہ "
۷۹۷۔ عبد الحمید صاحب پٹیالہ	۸۱۰۔ بی بی بیگم صاحبہ "	۸۲۵۔ تاج الدین صاحب "
۷۹۸۔ بشارت علی صاحب بنگال	۸۱۱۔ ثناء اللہ صاحب گجرات	۸۲۶۔ محمد طفیل صاحب "
۷۹۹۔ خواجہ مسعود احمد صاحب پشاور چھاؤنی	۸۱۲۔ غلام محمد صاحب جالندھر	۸۲۷۔ محمد اعجاز صاحب "
۸۰۰۔ الف الدین صاحب سیالکوٹ	۸۱۳۔ عمری صاحبہ "	۸۲۸۔ محمود احمد صاحب لائل پور
۸۰۱۔ سید نواب شاہ صاحب "	۸۱۴۔ نواب خان صاحب سیالکوٹ	۸۲۹۔ احمد صاحب ڈیرہ غازی خان
	۸۱۵۔ برکت علی صاحب گورداسپور	۸۳۰۔ حسین بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
	۸۱۶۔ حنیفہ صاحبہ "	۸۳۱۔ سید فضل امام صاحب یوپی

(باقی)

اخبار احمدیہ

کار ثواب ریاستی علاقہ ریاست جموں میں چند غریب احمدی ہیں۔ جو روزانہ اخبار الفضل کی خریداری کی استطاعت نہیں رکھتے مگر وہاں اخبار کا جاری ہونا تبلیغی ضرورتوں کے واسطے انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ اگر کوئی صاحب ان کی کلاً یا جزءً امداد کر دیں۔ تو ثواب کا موقعہ ہے۔

مفتی محمد صادق۔ قادیان

درخواستہائے دعا (۱) بابو محمد عبد اللہ صاحب (ملازم ایران) کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں (۲) عظیم اللہ صاحب پسر چوہدری خورشید احمد صاحب حال گنج لاہور بعارضہ ملیریا بخار بیمار ہیں (۳) چوہدری محمد عبد اللہ خان صاحب ڈسکہ عرصہ سے گھٹنہ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں (۴) مستری محمد صدیق صاحب آئرن میٹل ورکس قادیان کی اہلیہ صاحبہ پیٹ میں درد کی وجہ سے بہت بیمار ہیں (۵) مولوی عبد اللطیف صاحب شہید قادیان کا چھوٹا لڑکا رفیق احمد دو بار بخار کے حملہ سے بیمار ہو گیا ہے اور کمزور ہے (۶) سیف اللہ خان صاحب محاذ جنگ پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اسی طرح ظفر الحسن صاحب میلانی آسام میں جنگی خدمات پر ہیں۔ احباب سب کی صحت اور خیریت کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح مورخہ ۷ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش کو میرے لڑکے سید احمد حسین کا نکاح مقبول خانم بنت جناب ملک محمد عالم صاحب سب انسپکٹر پولیس حال جالندھر کے ساتھ مبلغ پانصد روپیہ مہر پر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار ڈاکٹر محمد حسین پنشنر دار العلوم قادیان دارالامان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۰ اگست معلوم ہوا ہے کہ مارشل بڈوگلیو کو ابھی دو ہی ہفتے وزارت قائم کئے کو ہوئے ہیں۔ کہ وزیروں میں جھگڑا ہو گیا ہے اور اندرونی معاملہ کے وزیر نے استعفےٰ دے دیا ہے۔ اس کی جگہ ایک اور وزیر مقرر کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۱۰ اگست حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ اس سال حاجیوں کے جہازوں کو سفر کی اجازت نہ دی جائے گی۔ افسوس کہ امسال بھی وہی خطرہ ہے جو پچھلے سال تھا۔ حکومت نے یہ فیصلہ بڑے غور و خوض کے بعد کیا ہے۔

ماسکو ۱۲ اگست روسی فوجیں خارکوف کے ارد گرد روسی گھیرے کو اور زیادہ تنگ کر رہی ہیں۔ خارکوف سے پولٹاوا کو جانے والی لائن کو روسی فوجوں نے کاٹ دیا ہے۔ یہ ریلوے لائن جرمنوں کے لئے بڑی اہم لائن ہے۔ وہ اس کے راستہ پولینڈ سے رسد وغیرہ لاتے ہیں۔ خارکوف سے یہ کیف تک چلی جاتی ہے۔ گویا یہ لائن وارسا کو کیف سے ملاتی ہے۔ اب خارکوف کی جرمن فوج کا ایک ہی راستہ نکلنے کا رہ گیا ہے یعنی کریمیا جانے والی ریلوے لائن روسی فوجوں نے پچاس اور بستیاں اور شہر جرمنوں سے چھین لئے ہیں۔

لنڈن ۱۲ اگست سسلی میں آٹھویں فوج کارڈیا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ جہاں سے اٹلی کی سرزمین دکھائی دیتی ہے۔ کارڈیا اور اٹلی کی سرزمین میں فاصلہ ۳۵ میل سے بھی کم ہے۔ امریکی ساتویں فوج انڈاکسو جانے والی سڑک پر بڑھ رہی ہے۔ انڈاکسو کے ارد گرد بڑے گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی ہوائی جہاز دن رات اس پر بمباری کرتے ہیں۔ جرمن یہاں سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر انڈاکسو ان کے ہاتھ سے نکل گیا تو سسلی میں وہ باقاعدہ مزاحمت کو جاری نہ رکھ سکیں گے۔

لنڈن ۱۲ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ پچھلے ہفتہ اٹلی میں ٹیورن۔ میلان اور جنیوا کے صنعتی مراکز پر امریکی ہوائی جہازوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس میں دشمن کو سخت نقصان پہونچا۔ کئی کارخانے اور دوسری اہم عمارتیں تباہ ہو گئیں۔

واشنگٹن ۱۲ اگست سرکاری اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل اور دیگر افسروں کے درمیان کانفرنس تین گھنٹہ جاری رہی

لنڈن۔ برطانوی اور امریکی سفراء نے موسیو سٹالین سے ملاقات کی۔ ایک ذمہ دار فوجی افسر نے بتایا۔ کہ یہ بات چیت فوجوں کے تیزی سے بڑھنے کے متعلق تھی۔

لنڈن ۱۲ اگست برطانوی بمباروں نے کل نیورمبرگ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور ڈیڑھ ہزار ٹن بم برسائے۔ مقابلہ کے لئے دشمن کے جو جہاز آئے ان میں سے تین گرائے گئے۔ نیورمبرگ میں بہت سے کارخانوں پر بم گرا کر تباہ کر دیئے گئے۔

برلن ۱۲ اگست یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ جرمن وزیر برلن کو چھوڑ کر کسی اور مقام پر جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۱ اگست۔ رومانیہ میں پلوئیسٹی کے تیل کارخانوں پر پچھلے دنوں جو اتحادی ہوائی جہاز حملہ کیلئے آئے تھے۔ واپسی پر ان میں سے بعض کو ترکی کی سرزمین میں اترنا پڑا۔ ترک گورنمنٹ نے ان کے ہوابازوں کو نظربند کر دیا ہے۔

چنگکنگ ۱۱ اگست۔ ایک چینی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ گذشتہ برس سے اب تک چین میں ڈیڑھ ہزار جاپانی ہوائی جہاز تباہ کئے جا چکے ہیں۔

اکسیر ملیریا

کونین کا مرکب ہے۔ موسم برسات میں ملیریا کا احتمال ہے۔ لہٰذا اسے حفظ ماتقدم کے طور پر استعمال کیجئے۔ قیمت ۸ کی سولہ گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کی خدمت میں ہم خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب سے معذرت خواہ ہیں۔ کہ ایک عرصہ سے انکی خدمت میں خطبہ نمبر پیش نہیں کر سکے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی لمبی بیماری کے باعث یہ صورت حالات پیش آئی۔ اس ہفتہ بھی چونکہ خطبہ شائع نہیں ہوا۔ لہٰذا یہ پرچہ احباب کی خدمت میں ارسال ہے۔ مینیجر